# حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتابِ رسالت ہیں
## اَب اَندھے کانے بتیوں کی ضرورت نہیں۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کا ایمان افروز خطاب

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حضرت امیر شریعت، خطیب الامت، بطلِ حریت بانئ احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے ۳۸ویں یوم وصال کے حوالے سے گلہائے عقیدت و محبت پیشِ خدمت ہیں۔
حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے دین اسلام اور ملک و ملت کے لئے جو عہد ساز خدمات انجام دیں ان کا احاطہ تو ممکن نہیں تاہم اس گوشہ میں شامل مضامین ان کی یاد میں لہو گرم رکھنے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کا اک بہانہ ضرور ہے (ادارہ)

حضرات! اس اجتماع میں کل سے جو باتیں ہم سب سن رہے ہیں میں نہیں سمجھتا یہ بحث کیا ہے؟ سچا تھا، جھوٹا تھا، نبی تھا، نہیں تھا، عیسیٰ علیہ السلام تھا، مہدی تھا، مجدد تھا، ایسا تھا ویسا تھا، گرتا یا مٹی کے ڈھیلے تھے، یہ باتیں میری سمجھ سے تو بالا ہیں۔ یہ ایک مصیبت ہے، استرے کی مالا ہے جو گلے میں پڑ گئی ہے۔ مرزا قادیانی نہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا اور نہ یہ بحث چھڑتی۔

یہاں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا ہے، سیرت کے مقدس تذکرے میں مرزا قادیانی کا نام لینا سخت گستاخی اور اہانت سمجھتا ہوں

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

میں جب قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ارتقاء کی منزلیں طے ہو رہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "جوامع الکلم" کا کلام پڑھتا ہوں تو علوم و معارف کا بحر ناپیدا کنار سامنے آ جاتا ہے۔ فقہاء کرام ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش نظر رکھ کر بات کرتے ہیں اور ایک یہ آیا ہے گور داسپور میں بچاس الماریوں والا

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خونِ دل
بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیے

مرزا قادیانی کیا، اگر نبی کے نواسہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی نبوت و رسالت کی دعویدار بن جاتیں (جو کہ ناممکنات میں سے ہے اور کوئی اس کا تصور بھی

نہیں کر سکتا) تو کیا ہم مان لیتے؟ (نعوذ باللہ)

امت میں اس عنوان پر کبھی صدق و کذب کی بات ہوئی ہے نہ بحث ومذاکرہ۔ یہ مسئلہ اور یہ عنوان تو بحث و مناظرے کا نہیں، تلوار کا ہے۔ اور پہلے خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صدق و کذب کی بحث نہیں چھیڑی تھی ارتداد کا خاتمہ کرنا اور بیخ و بُن سے اکھاڑ کے ایسے فتنوں کا ہمیشہ کے لئے سدباب کرنا "امیر المومنین" کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔

دین ومذہب کے مقاصد

حضرات محترم! دین و مذہب کے دو مقاصد ہیں۔ دنیا میں فلاح وکامیابی اور آخرت میں نجات۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو انہی مقاصد کی تعلیم دی ہے۔ کسی خاص علاقے، کسی مخصوص قریہ اور بستی اور کسی ایک ملک کے لئے مبعوث نہیں فرمائے گئے تھے بلکہ پوری کائنات انسانی کے لئے خدا تعالیٰ کا آخری پیغام لے کر آئے تھے۔

وما ارسلناک الا کافتہ للناس بشیرا و نذیرا

کہ اے پیغمبر! تیرا دائرہ نبوت ورسالت پوری دنیائے انسانیت تک وسیع ہے

بحمد للہ! قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات کریمہ اس کے ثبوت کے طور پر پیش کر سکتا ہوں۔

رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کل جہانوں کے ہادی و مرشد بن کر تشریف لائے ہیں اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں اگر زمین کے علاوہ کسی اور کرے میں یا کسی اور سیارے پر انسانی زندگی موجود ہو تو حضور سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بھی نبی اور رسول اور ان کے ہادی و مرشد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی بھی نبی اور رسول دنیاوی تعلیم کی اساس پر لکھا پڑھا، مبعوث نہیں فرمایا.... اور ایسا شخص نبی کیسے ہو سکتا ہے جو کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرے، اس کے استاد کا درجہ بہر حال شاگرد سے بلند ہوگا، اسی طرح کوئی نبی مصنف نہیں ہوتا کہ وحی و الہام کی باتیں خود تصنیف کر کے لوگوں سے کہدے کہ یہی وحی الہیٰ اور کلام الہیٰ ہے۔ نبی تو اللہ کا کلام سنانے آتا ہے، اپنی کتابیں لکھنے نہیں آتا۔

مگر انگریز نے یہاں ایک کتب فروش، ایک پانچویں فیل شخص کو، مدعی بنایا ہے۔ جس نے شروع میں یہ کہا تھا کہ میں براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھوں گا۔ ان پچاس جلدوں کی قیمت پیشگی وصول کر کے صرف پانچ جلدیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک صفر ہی کا فرق تو ہے بس میرا وعدہ پورا ہو گیا۔

## تکمیل نعمت

انسانوں کی ہدایت کے لئے اپنے اوقات اور اپنے اپنے علاقے میں بے شمار نبی اور رسول تشریف لائے۔ ہر نبی اور رسول اپنے بعد آنے والے نبی اور رسول کی بعثت کا اعلان بھی کرتا رہا۔ مگر آمنہ کے لال،

ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین

کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں۔

یہ عقیدہ ختم نبوت ہی کے تحفظ کی بات تھی جس کے لئے حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے مقابلے اور فتنہ انکار نبوت کی ہمیشہ کے لئے سرکوبی اور سدّباب کی خاطر نبوت کی گود میں پلے ہوئے ایک ہزار کے قریب صحابہ کرام کی شہادت قبول کر لی۔ مگر کسی کذاب و دجال کا وجود برداشت نہ کیا۔

میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جب

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

نازل کر کے اپنی تمام نعمتوں کی تکمیل کردی اور دین اسلام کو آخری دین و مذہب کے طور پر منتخب کر لیا اور اپنا پسندیدہ دین قرار دیا ہے تو اب کس ضرورت کے لئے نئے نبی کی جانب نگاہ اٹھانے کی گنجائش رہ جاتی ہے۔ وہ کون سا مسئلہ ہے جسے حل کرنے کے لئے اسلام بے بس اور معذور ہے۔ اور "نعوذ باللہ" مرزا قادیانی اس کا حل پیش کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

یاد رکھو! آفتاب رسالت کی موجودگی میں ٹمٹماتے چراغوں اور اندھی کانی بتیوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، میں ارباب حکومت سے بھی کہوں گا کہ اس ملک میں اگر مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جرم نہیں تو حضور خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت بیان کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اگر کسی نے میرا راستہ روکنا چاہا تو اپنے انجام کی وہ خود فکر کرے مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ پھر جو ہونا ہے وہ ہو جائے گا اور جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

(جنوری ۱۹۵۰ - بہاولپور میں خطاب)

بقیہ از ص ۲۵

طرف سے تھپکی کے بعد میں نے کسی کو وقعت ہی نہیں دی۔ حضرت پیر صاحب کے دور میں ایک اور ادبی شخصیت نکھر اور ابھر کر سامنے آئی۔ حضرت پیر صاحب انہیں ہمیشہ ڈھیروں دعائیں دیتے رہے۔ آج وہ شخصیت میرے گجرات کا ماتھا ہے۔ میرے شہر کی پہچان ہے۔ شعر و ادب کے دبستانِ گجرات کی آبرو ہے۔ اس ہستی کا اسم گرامی، پروفیسر شریف کنجاہی ہے جو پنجابی زبان وادب کے آسمان پر اپنی کہکشائیں سجائے ہوئے ہیں۔ حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ انہیں بھی گہری عقیدت ہے۔ وہ بھی بہت سی خفی و جلی کیفیات کے امین ہیں۔ موقع ملا تو ان سے مل کر بھی کچھ یادیں رقم کریں گے۔ (انشاء اللہ)